REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۴

شمارہ ۴۰

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEELY BADR QADIAN

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ — ۲ اخاء ۱۳۵۴ ہش — ۲ اکتوبر ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ تبوک (ستمبر) ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن سے آمدہ مورخہ ۲۳ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور انور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ"۔ احبابِ کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بدستور دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۹ تبوک ۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔

قادیان ۲۹ تبوک ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲ اکتوبر کو قادیان پہنچنے والے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

★ قادیان میں بعد نماز ظہر تا عصر درس القرآن کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہفتہ زیرِ اشاعت میں مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے ایک دن درس دیا ۔ لیکن اچانک ان کو بخار ہو جانے کے سبب ان کے بقیہ دو یوم محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے درس دیا ۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱)

انگلستان میں جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا گیارھواں جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

امسال جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵ اگست بروز پیر روہمپٹن گراونڈز میں پوری شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں محترم امام صاحب نے دو ماہ قبل ہی ایک کمیٹی مرتب فرما دی تھی ۔ اور اس سلسلہ میں اخبار احمدیہ میں اعلان بھی بار بار شائع کئے گئے تھے ۔ نیز جلسہ سالانہ کا پروگرام علیحدہ طور پر بڑے خوبصورت انداز میں شائع بھی کیا گیا اور مفت تقسیم کیا گیا۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان دنوں لندن تشریف لائے ہوئے ہیں ۔ اور حضور اقدس نے ازراہِ شفقت ہمارے اس گیارھویں جلسہ سالانہ کا افتتاح اپنے روح پرور خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ خدائی بشارتوں کے مطابق گذشتہ ۸۵ سال سے دنیا میں رفتہ رفتہ ایک انقلابِ عظیم رونما ہو رہا ہے ۔ حضور نے اس انقلابِ عظیم کی نوعیت اور اس کی وسعت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ وہ اکیلی آواز جو آج سے ۸۵ سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مُردہ روحوں کو زندہ اور خفتہ دلوں کو بیدار کرنے کے لئے باذنِ الٰہی بلند ہوئی تھی اور جس کی گونج آج بھی دنیا کے کونے کونے میں سنی جا رہی ہے، زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد سعید روحیں اس پر لبیک کہتے ہوئے رفتہ رفتہ توحید کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاکر دینِ واحد پر جمع ہو رہی ہیں ۔ چنانچہ سرزمینِ انگلستان میں منعقد ہونے والا آج کا یہ جلسہ جس میں برطانوی باشندوں کے علاوہ فرانس، ہالینڈ، مغربی جرمنی، ڈنمارک اور امریکہ کے بعض باشندے نیز سیرالیون، گیمبیا اور نائیجیریا کے نمائندے بھی شریک ہیں ۔ اس انقلابِ عظیم کی ایک ایمان افروز جھلک پیش کرتا ہے اور اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ بالآخر یہ انقلاب پورے کرۂ ارض پر محیط ہو کر رہے گا ۔

حضور نے فرمایا کہ آج سے ۸۵ سال قبل جو مردِ خدا بنی نوع انسان کو خدا تعالےٰ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلانے کی غرض سے منجانب اللہ کھڑا ہوا تھا اور جو اُس وقت اکیلا اور تنِ تنہا تھا اور جس کی مخالفت میں دنیا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا خدائی وعدوں کے مطابق وہ اکیلا نہیں رہا ۔ ہزار مخالفتوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزندِ جلیل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے لوگ اس کے گرد جمع ہوتے چلے گئے ۔ اور مسلسل جمع ہو رہے ہیں ۔ دنیا نے بار بار

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (القمر آیت ۴۵)

کا نظارہ دیکھا ۔ اور آئندہ بھی دیکھتی چلی جائے گی ۔

اس انقلابِ عظیم کے ضمن میں ایک خاص امر یاد دلاتے ہوئے حضور نے بتایا کہ خدائی حکم کے مطابق یہ انقلاب نرمی، اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے رونما ہوا ہے، اور آئندہ بھی نرمی، اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اس میں وسعت پیدا ہو گی ۔ اسلئے احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ نرمی اور اخلاق کا مظاہرہ کرنے اور دعاؤں سے کام لینے میں کبھی سُست نہ ہوں ۔ حضور نے انہیں توجہ دلائی کہ وہ پورے تضرع اور الحاح سے دعاؤں کے سلسلہ کو دراز کرتے چلے جائیں تا یہ انقلاب پورے کرۂ ارض پر محیط ہو کر اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطاب کے بعد ایک لمبی پُرسوز دعا فرمائی ۔ جس کے بعد آپ واپس مشن ہاؤس تشریف لے آئے ۔ اور پہلے اور دوسرے اجلاس کی کارروائی جاری رہی ۔

حضور اقدس کے جلسہ گاہ میں تشریف لانے سے قبل تقریباً دو ہزار مرد و زن اپنی اپنی نشستوں پر بڑے ادب کے ساتھ چشم براہ تھے ۔ جلسہ کے لئے روہمپٹن پارک میں دو وسیع و عریض شامیانے لگوائے گئے تھے ۔ جن میں باوقار اسٹیج کے علاوہ کرسیوں پر نشستوں کا انتظام تھا ۔ جلسہ گاہ کو بڑے بڑے قطعات سے سجایا گیا تھا ۔ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات، اشعار اور عبارتیں جلی حروف میں بہت خوش خط لکھی ہوئی تھیں ۔ ان میں سب سے نمایاں اور جلی وہ قطعہ تھا جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لیۓ دعا کی تحریک کے طور پر یہ عربی دعا لکھی ہوئی تھی ؛

(آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۶)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۹ ۲۰ ۲۱ فتح دسمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسالی جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ فتح (دسمبر) ۱۳۵۴ ہش (۱۹۷۵ء) کو منعقد ہو گا ۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے ۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ۔

ملک صلاح الدین ایم ۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ اخاء ۱۳۵۴ ہش

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں احباب قربِ الٰہی کے حصول کیلئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین اہم مواقع کا ذکر کرتے ہوئے اس شخص پر افسوس کا اظہار فرمایا ہے جسے یہ تین مواقع حاصل ہوتے ہوں اور اس نے ان سے فائدہ نہ اُٹھایا ہو۔

ایک موقع یہ ہے کہ کسی شخص کے سامنے حضورؐ کا نام لیا گیا ہو اور اُس نے آپؐ پر درود نہ بھیجا ہو۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ایک عظیم الشان نیکی ہے۔ درود دُعاؤں کی قبولیت کے لئے بہت بڑا ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود نہ پڑھنے والا روحانی لحاظ سے نقصان اور گھاٹے میں رہتا ہے۔ دُوسرا موقع آپؐ نے یہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے اپنے والدین کو پایا مگر ان کی خدمت کرکے جنّت حاصل نہ کرسکا۔ اور تیسرا موقع آپؐ نے یہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے مبارک مہینہ کو پایا مگر اس سے فائدہ نہ اُٹھایا۔

اِس مبارک مہینے کے بہت سے دن گزر چکے ہیں۔ اس کی بابرکت ساعات عاشقانِ حضرت احدیت کو انوارِ ایزدی سے منور کر رہی ہیں۔ رُوحانی بارش زوروں سے برس رہی ہے۔ ملائکۃ اللہ کا نزول ان قلوب پر ہو رہا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی تجلّیات کا جلوہ گاہ بنایا۔ روحانیت کے یہ ایام اپنے شباب پر ہیں۔ اور ولولے اپنے کمال کو پہنچ چکے ہیں۔ اب جلد ہی یہ راز و نیاز کے ایام ختم ہوا چاہتے ہیں۔ اور یہ مبارک ایام ایک ایک کرکے گذر رہے ہیں۔ آؤ رمضان شریف کے ان آخری دِنوں سے آقائے نامدار حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر زیادہ سے زیادہ اپنے اوقات عبادت میں صرف کریں۔ اور خدا کا قُرب حاصل کرنے کی کوشش کریں ـــــ !!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

قالت کان رسول اللہ یجتھد فی العشر الاواخر ما لا یجتھد فی غیرہٖ۔ (ترمذی)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں دوسرے دنوں کی نسبت بہت زیادہ عبادت کیا کرتے تھے۔ یوں تو آپ کی دوسرے دنوں کی عبادت بھی کم نہیں ہوتی تھی۔ روایت ہے کہ آپ عام دنوں میں نمازِ تہجّد میں اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں متورّم ہو جاتے۔ زیادہ وقت آپ یادِ خدا میں مصروف رہتے۔ بخاری اور مسلم میں آتا ہے کہ آپ دِن میں سَو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتے۔ اور لوگوں کو بھی ان الفاظ میں تلقین فرماتے

"یاایھا النّاس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ۔" (مسلم)

اے لوگو! خدا تعالےٰ کی طرف جھکو اور اس کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ اور فرمایا مَیں خود دن میں سو مرتبہ خدا کے حضور توبہ کرتا ہوں اور جُھکتا ہوں۔ عام دنوں میں جب حضور کی عبادت اور تبتّل الی اللہ کا یہ حال تھا تو بمطابق روایت حضرت عائشہؓ رمضان شریف کے آخری عشرہ میں تو آپ کی عبادت کئی گنا بڑھ جاتی تھی۔

اِس آخری عشرہ میں لیلۃ القدر جیسی اہم رات بھی آتی ہے، جس کی اہمیت قُرآن مجید کے ان الفاظ سے ظاہر ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

یعنی لیلۃ القدر میں عبادت کرنا ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات کا علم دیا گیا۔ اور آپ صحابہ کو بتانے کے لئے نکلے تو آپ نے دیکھا کہ دو شخص باہم جھگڑا کر رہے ہیں۔ آپ اُن کا جھگڑا چکانے میں مصروف ہوگئے۔ اور وہ بات ذہن سے اُتر گئی۔ آپ نے صحابہ کو ہدایت فرمائی کہ جو شخص تم میں سے لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا اگر مَیں لیلۃ القدر کو پاؤں تو کیا دُعا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ دُعا کرنا:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ" (مشکوٰۃ)

کہ اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے مجھے معافی عطا فرما۔

احادیث میں آیا ہے کہ لیلۃ القدر میں حضرت جبرائیلؑ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اترتے ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو بیٹھے یا کھڑے ہونے کی حالت میں ذکرِ الٰہی کرتا ہو اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور اس پر رحمتیں بھیجتے ہیں ـــــ !!

نیز یہ بھی لکھا ہے کہ عید کے دن خدا تعالےٰ ان عابد لوگوں کا ذکر کرکے فرشتوں میں فخر کرتا ہے۔ اور سوال کرتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اُس مزدور کی کیا جزاء اور بدلہ ہے جس نے عمل کو پورا کیا۔ فرشتے جواب دیں گے اَے ہمارے ربّ! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اُسے پورا اجر دیا جائے۔ تب خدا تعالےٰ فرمائے گا، اے میرے فرشتو! میرے بندوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا ہے۔ اور اب دُعا کے لئے نکلے ہیں۔ مجھے بھی اپنی عزّت اور جلال اور اپنے کرم اور علوِّ مرتبت اور بلند شان کی قسم ہے کہ مَیں اُن کی دُعا قبُول کروں گا۔ پھر خدا بندوں کو کہے گا:

"ارجعوا فقد غفرت لکم و بدلت سیئاتکم حسنات قال فیرجعون مغفورًا لھم۔" (مشکوٰۃ شریف)

کہ اے میرے بندو! لوٹ جاؤ۔ مَیں نے تم سب کو بخش دیا۔ اور تمہاری برائیوں کی جگہ نیکیاں تبدیل کر دیں۔ پس سارے لوگ مغفور ہونے کی حالت میں واپس آئیں گے۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ رمضان شریف کا آخری عشرہ جس میں لیلۃ القدر آتی ہے ایسا مبارک ہے کہ اگر انسان کماحقہٗ اس سے مستفید ہو تو اس کی سب بُرائیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور وہ خدا کے محبوبین اور مقربین میں داخل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو رمضان شریف کے اِن آخری مبارک ایام سے پُورے طور پر مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشیر احمد دہلوی)

ولادت

(۱)۔ مورخہ ۲۷/۹/۷۵ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید کو بٹالہ سول ہسپتال میں دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ محترم ملک صاحب کی اہلیہ محترمہ تاحال بٹالہ سول ہسپتال میں ہی ہیں۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے نومولود کا نام "کریم الدین ملک" تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت سے زچہ بچّہ کی صحت و سلامتی درازئ عمر اور نومولود کے خادمِ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ محترم ملک صاحب نے اس خوشی میں ۵/- روپے اور خاکسار نے مبلغ ۵/- روپے اعانتِ بدر اور ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: بی۔ ایم داؤد احمد شیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲)۔ میری بھتیجی محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد حشمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چندہ پور کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لیکن زچہ بچہ کی صحت بخار سے ناساز ہے۔ نیز میرے برادر محمد فرحت اللہ صاحب کنڈاکٹر ایک عرصہ ہوا اپینڈ کے السر سے بیمار ہیں۔ ہر سہ افراد کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کیلئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ مسماۃ مذکورہ نے درویش فنڈ میں ۵/- روپے اور صدقہ میں ۵/- روپے چندہ دیا ہے۔ خاکسار: محمد رحمت اللہ۔ چندہ پور

لنڈن میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(از مورخہ ۲۰ر اگست ۱۹۷۵ء بروز بدھ)

احبابِ جماعت کے نام محبت بھرا السلام علیکم

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ کثرتِ کار اور بے انتہا مصروفیت کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کی عام طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

ابتداءً یہاں گرمی کی جو کیفیت تھی وہ بارشوں کا سلسلہ شروع ہو جانے کی وجہ سے ختم ہو چکی ہے۔ اور فضا میں خنکی بڑھ جانے کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ نہ گرمی ہے نہ ابھی سردی نے شدّت اختیار کی ہے۔ فرحت بخش گلابی موسم کی کیفیت ہے۔ اس کا بھی حضور کی طبیعت پر اچھا اثر پڑا ہے اور حضور ہشاش بشاش نظر آتے ہیں۔ ہر چند کہ حضور احبابِ انگلستان سے مِل کر خوش ہیں۔ تاہم مرکزِ سلسلہ اور پاکستان کے احباب سے جدائی حضور کی طبیعت پر شاق گذر رہی ہے۔ اور ان کی خیریت دریافت فرماتے رہتے ہیں۔ اور ان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے ہر آن دعاؤں میں مصروف ہیں۔ نیز جملہ احباب کے نام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا پیغام ارسال فرماتے ہیں۔

احبابِ جماعت اپنے پیارے اور جان و دِل سے عزیز آقا کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر خاص حفاظت اور تائید و نصرت کے لئے درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا یہاں بھی اور وہاں بھی حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت کے عظیم الشان جلوے ظاہر فرما کر اسلام کو جلد از جلد دنیا میں غالب فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں حقیقی عید کا دیکھنا نصیب کرے۔ یعنی وہ دن کہ جب ہر طرف اسلام غالب نظر آئے۔ اور تمام بنی نوع انسان ہمیشہ ہمیش کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں۔ اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

۲۱ر اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

حسبِ معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح ساڑھے دس بجے مشن ہاؤس میں تشریف لائے اور ایک بجے دوپہر تک بہت مصروف رہے۔ حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمانے اور آمدہ خطوط کے جواب تحریر کرانے کے علاوہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اور جماعتی اور تبلیغی امور سے متعلق ان کی راہنمائی فرمائی اور تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ مزید براں حضور نے متعدد مقامی اور بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احباب سے ملاقات فرمائی۔ ملاقات کرنے والوں میں ڈاکٹر آفتاب صاحب آف امریکہ مع فیملی بھی شامل تھے۔

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں (جو ۲۴ر اگست سے شروع ہو رہا ہے) شمولیت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے یورپ اور افریقہ کے ممالک سے احبابِ جماعت کی آمد کا سلسلہ کل شام سے شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ کل فرانس سے مسٹر احمد ڈی لانوے (Mr. Ahmad DeLannoy) اور مغربی جرمنی سے مکرم محمد شریف خالد صاحب مع اہلیہ صاحبہ تشریف لائے۔ آج ڈنمارک سے ہمارے نومسلم احمدی بھائی جناب سوینڈ ہینس (Mr. Svend Hansen) سیرالیون سے مکرم مبارک احمد نذیر صاحب نیز گیمبیا سے مکرم ڈاکٹر قاضی محمد شفیق صاحب اور ڈاکٹر طاہر صاحب لندن پہنچے۔ اور مشن ہاؤس تشریف لائے بعض اور ممالک سے بھی متعدد احباب کی آمد متوقع ہے۔ انہوں نے اپنی آمد سے متعلق پیشگی اطلاع بھجوائی ہوئی ہے۔

تین بجے سہ پہر حضور انگلستان کے ساحلی شہر برائٹن تشریف لے گئے۔ برائٹن سسکس کاؤنٹی میں لنڈن سے ۵۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور یونیورسٹی ٹاؤن ہونے کے علاوہ برطانیہ کی مشہور سیرگاہ ہے برائٹن کو اس لحاظ سے بھی خاص اہمیت حاصل ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ وہاں دو دفعہ تشریف لے گئے تھے۔ پہلی جنگِ عظیم میں شرکت کرنے والے ہندوستانی سپاہیوں کے اعزاز میں برائٹن میں ایک یادگار بنائی گئی تھی۔ اور اس کی افتتاحی تقریب ۱۹۲۴ء میں برائٹن میں منعقد ہوئی تھی اس وقت حضورؓ مسجد لنڈن کا سنگِ بنیاد رکھنے کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئے تھے حکومتِ برطانیہ نے حضور کو اس تقریب سے خطاب فرمانے کی دعوت دی۔ چنانچہ حضور تقریب میں شرکت فرمانے کی غرض سے برائٹن تشریف لے گئے اور وہاں تقریر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اس شہر کا نام جس میں یہ تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ برائٹن بمعنی Bright ہے جس کے معنے روشن کرنے کے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شہر کے رہنے والوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان کے قلوب اور چہروں کو نورِ ایمان سے منور فرمائے۔ اس موقعہ پر حضور کو وہ تاریخی کمرہ بھی دکھایا گیا تھا جہاں آج سے چار صدی قبل ملکہ الزبتھ اوّل کے زمانہ میں سلطان ٹرکی کے بھیجے ہوئے بعض جرنیلوں کو ٹھہرایا گیا تھا۔ یہاں مسلمان جرنیلوں کو اس لئے بھجوایا گیا تھا کہ اس زمانہ میں انگلستان میں ہسپانوی بحری بیڑے (Spanish Armada) کے حملے کا شدید خطرہ تھا۔ اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ملکہ برطانیہ نے سلطان ٹرکی سے مدد مانگی تھی۔ چنانچہ سلطان نے صورتِ حال کا جائزہ لینے کی غرض سے اپنے بعض جرنیلوں کو یہاں بھجوایا تھا۔ جب یہ جرنیل یہاں آکر اس کمرہ میں مقیم ہوئے تو انہوں نے اپنے قیام کے عرصہ کے دوران اس کمرہ کی دیواروں پر قرآن مجید کی بعض آیات کندہ کرائی تھیں۔ یہ کمرہ اس وقت سے محفوظ چلا آرہا تھا۔ چنانچہ حضورؓ نے ۱۹۲۴ء میں اشتیاق سے یہ کمرہ ملاحظہ فرمایا۔ اور اہلِ برطانیہ بالخصوص اہلِ برائٹن کے اسلام قبول کرنے کے بارہ میں درخواست کی۔ اسی طرح جب حضور ۱۹۵۵ء میں علاج کی غرض سے برطانیہ تشریف لے گئے۔ تو اس وقت بھی آپ برائٹن آئے تھے۔

برائٹن کی اس اہمیت کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برائٹن تشریف لے جانے اور وہاں جا کر اہلِ برائٹن کے قبولِ اسلام کے متعلق دعا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ حضور متعدد احباب کے ہمراہ تین بجے سہ پہر موٹر کاروں کے ذریعہ مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے اور پانچ بجے شام برائٹن پہنچے۔ وہاں حضور نے ایک گھنٹہ کے قریب ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ چہل قدمی فرمائی۔ ساحل کے ساتھ ساتھ میلوں میل سیرگاہ کی شکل میں بہت سلیقے اور ہنرمندی سے چمن بندی کا اہتمام کیا گیا ہے جس نے پورے علاقہ میں عجب دلکشی بھر دی ہے۔ بحرِ ذخار کی مچلتی ہوئی موجوں اور ان پر سے گذر کر آنے والی ہواؤں کے ذریعہ طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے چہل قدمی کے دوران حضور برطانیہ میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کے متعلق زیرِ لب دعائیں کرتے رہے۔ وہاں حضور نے جملہ احباب کے ہمراہ چائے بھی نوش فرمائی۔ برائٹن سے حضور سوا چھ بجے شام روانہ ہو کر پہلے وردنگ (Worthing) آئے وردنگ شہر برائٹن سے دس میل دور ساحلِ سمندر پر واقع ہے۔ اور سڑک ساحل کے ساتھ ساتھ وردنگ سے آگے تک جاتی ہے۔ تمام راستہ جانبِ سمندر خوش رنگ ہری گھاس کے مسلسل پھیلے ہوئے خوشنما تختوں اور رنگا رنگ پھولوں کی دلفریب کیاریوں سے آراستہ ہے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر خوبصورت بنچ رکھے ہوئے ہیں۔ جن پر بیٹھ کر سمندر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے وردنگ میں رُکے بغیر وہاں سے حضور کی کار نے لنڈن کا رُخ کیا اور حضور عین مغرب کے وقت سوا آٹھ بجے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

درخواست دُعا

برادرم وی عبدالرحیم صاحب آف بمبئی کے کاروبار میں ترقی و برکت کے لئے تمام احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:- رفیق احمد مالاباری قادیان

خطبہ عید الفطر

یہ عید اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے منائی جاتی ہے

اس نے ہمیں ماہ رمضان میں خصوصی عبادات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی

مستحقین کو کھانا کھلانا بھی رمضان کی عبادات اور عید کا ایک بڑا ضروری حصہ ہے جسے کبھی نہیں بھولنا چاہیئے

غذائی قلت کے موجودہ ایام میں خصوصیت سے یہ امر مد نظر رکھو کہ ہم کھانے پینے میں سادگی اختیار کریں تاکہ مستحقین کے بھی پیٹ بھر سکیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۷ء

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ
فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ
فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ
يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ
مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (البلد)

پھر فرمایا:

آج عید ہے

آپ سب کو اللہ تعالیٰ عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے۔

عید جیسا کہ ہم جانتے ہیں اسے کہتے ہیں جو بار بار آئے۔ اور جسے بار بار لانے کی دل میں خواہش پیدا ہو۔ اور یہ عید اس لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں ماہِ رمضان کی خصوصی عبادات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی۔ قیام لیل کی بھی اور دن کے روزوں کی بھی۔ اور مستحقین کو کھانا کھلانے کی بھی کہ یہ بھی رمضان کی عبادت کا ایک بڑا ضروری حصہ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

شہر رمضان

کو رحمت کا مہینہ اور عتق من النار کا مہینہ قرار دیا ہے یعنی یہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں، کہ اگر اس کا بندہ ان سامانوں سے فائدہ اٹھائے۔ اور ان ذرائع اور وسیلوں کو استعمال کرے جو اس کے رب نے اس کے لئے مہیا کئے ہیں تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو کچھ اس طرح جذب کرتا ہے کہ اس کی رحمت کا وارث بن جاتا ہے۔ اس کے حصے میں اپنے رب کی مغفرت آتی ہے۔ اور اس کی گردن شیطان کی غلامی سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اسے نارِ جہنم سے بچا لیا جاتا ہے۔

آخری سیپارے کی جو آیات میں نے اس وقت پڑھی ہیں ان میں بھی یہی مضمون ہے کہ ہم نے انسان کے لئے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ اگر وہ ان کو پہچانتا اور ہمارے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتا تو اس کیلئے ممکن تھا کہ وہ روحانی بلندیوں کو حاصل کرتا چلا جاتا۔ لیکن ان تمام سامانوں کے باوجود اور اس ہدایت کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ بنی نوع انسان پر نازل کی۔ اس نے اس طرف توجہ نہیں کی فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ اور ان روحانی بلندیوں تک اس نے پہونچنے کی کوشش نہیں کی، جن روحانی بلندیوں تک پہونچنے کے لئے اس کے لئے سامان پیدا کئے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے یہ کہا کہ روحانی بلندیوں تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنی گردن شیطان کی غلامی سے آزاد کی اور نہ اس نے یہ کوشش کی کہ اس کے بھائیوں کی گردنیں بھوک کی غلامی اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتیں۔

اس کے ایک معنی

یہ بھی کئے جاتے ہیں کہ غلاموں کو آزاد کرنا اپنی جگہ پر یہ معنے درست ہیں۔ لیکن فَكُّ رَقَبَةٍ اور عِتْقٌ مِنَ النَّارِ کے الفاظ وضاحت کے ساتھ ایک ہی مضمون کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ تو اگرچہ اس میں بھی بڑا ثواب ہے کہ ان لوگوں کو انسان آزادی کی فضا مہیا کرے یا آزادی کی فضا مہیا ہونے میں ان کی امداد کرے جو انسانی ظلم اور اپنی غفلت کے نتیجہ میں غلام بن چکے ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک اس سے بھی زیادہ مظلوم اور قابلِ رحم غلام ہے جس کو آزاد کرنا اور کروانا ہمارے لئے

زیادہ ثواب کا موجب ہے

اور زیادہ رحمت کا موجب ہے۔ اور زیادہ مغفرت کا موجب ہے اور وہ اپنا نفس ہے جب وہ شیطان کا غلام بن جاتا ہے۔ اور خدا کی دی ہوئی آزادی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یعنی

— وہ آزادی جو خدا کے قرب میں حاصل کی جاتی ہے۔

— وہ آزادی جو خدا کے رحمت کے سایہ میں حاصل کی جاتی ہے۔

— وہ آزادی جو خدا کی مغفرت کے احاطہ کے اندر حاصل کی جاتی ہے۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

فَكُّ رَقَبَةٍ کے سامان

تو تھے مگر انسان نے اس کی طرف توجہ نہیں دی وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ اور اس نے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اور غلام کا غلام ہی رہا۔ حالانکہ ہم نے ماہِ رمضان کی عبادتوں کو خاص طور پر اس کے لئے اس لئے مقرر کیا تھا کہ اگر وہ کوشش کرے اور سعی کرے اور مجاہدہ کرے اور ہماری راہ میں قربانیاں دے اس طرح پر کہ ہمارے لئے بھوکا رہے۔ ہماری خاطر ہمارے بھوکے بندوں کو کھانا کھلائے تو وہ اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد کروا سکتا ہے وہ ان زنجیروں سے آزاد ہو سکتا ہے۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا کہ بڑی لمبی زنجیریں جہنم کے قید خانہ میں ڈالی جائیں گی لیکن اس نے ان سامانوں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی موجودگی میں بھی اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد نہیں کیا۔

اسی طرح ایک اور ذمہ داری اس کے اوپر تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ اپنے بھائیوں کو

بھوک کی اور شیطان کی غلامی سے آزاد کرے

قرآن کریم نے یہاں الفاظ بھوک کے کہے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت سے بتایا ہے کَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا کہ بھوک جو ہے وہ کبھی کفر اور ضلالت پر منتج ہوتی ہے۔ بھوک کی وجہ سے انسان بسا اوقات شیطان کے دام فریب میں آجاتا اور اپنے ربّ کو چھوڑ دیتا ہے [illegible] جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو رازق سمجھنے کی بجائے شیطان کے پاس اس شرط پر اپنی روح کو بیچ دیتا ہے (جیسا کہ ہماری بعض کہانیوں میں شیطان کے پاس روح کو بیچنے کا ذکر بھی ہے کہ وہ شیطان کے پاس اپنی روح کو اس شرط پر بیچتا ہے) کہ وہ دنیوی اموال و اسباب و متاع اس کو مہیا کرے گا۔ اور اس کی روح شیطان اس لئے خرید لیتا ہے کہ خدا کو یہ کہہ سکے کہ میں نے کہا تھا۔ اے رب! اگر میں تیرے بندوں کو بہکاؤں گا۔ دیکھ! میں اس کی روح کو جہنم

میں پھونک رہا ہوں۔ اس کو تیں نے اس قدر گمراہ، طاغی اور متکبر اور سرکش بنا دیا ہے کہ تیرے غضب کا مورد ہو گیا ہے تیرے قہر کی بجلی نے جلا کر اسے کوئلہ کر دیا ہے۔

تو بھوک بسا اوقات کمزور دل میں کفر پیدا کرتی ہے۔ اس لئے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے یہاں بھوک کا ذکر کیا ہے۔ لیکن چونکہ وہ بھی ایک بڑی وجہ تھی کفر کی اس لئے اس کو یہاں بیان کر دیا۔ اور

اصل مقصد فکّ رقبۃ کا ہی ہے

پہلے فقرہ میں اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرانا، اور دوسرے فقرہ میں اپنے بھائیوں کی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرانا مطلوب ہے وہ غلامی جو بسا اوقات بھوک کے نتیجہ میں اور فقر اور محتاجی سے مجبور ہو کر انسان کو اختیار کرنی پڑتی ہے اسی لئے احادیث میں کثرت سے یہ روایت آتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر بڑے ہی سخی تھے۔ اتنے سخی کہ اگر آپ کی سخاوت کے واقعات جو ظاہر میں وقوع پذیر ہوئے (اللہ تعالیٰ کا ہر بزرگ بندہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کون اور زیادہ بزرگ ہو گا بعض نیکیاں ظاہر میں کرتا ہے۔ اور بعض اس رنگ میں کرتا ہے کہ کسی کو ان کا علم تک نہیں ہوتا تو جن کا ہمیں علم ہے اگر ان کو بھی) اکٹھا کیا جائے تو تاریخ ایسے سخی کی مثال دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتی۔

اس کے باوجود

احادیث میں آتا ہے

رمضان کے مہینہ میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ اور اس کی مثال ایسی ہی بن جاتی ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی ٹھنڈی ہوا بڑی تیز چل رہی ہو۔

تو تیز ہوا کی طرح آپ کی سخاوت ان دنوں میں جوش میں آ کر دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہی تھی۔

پس رمضان کا تعلق کھانا کھلانے سے بڑا ہے۔ بعض بزرگوں کا قول بھی ہمارے لٹریچر میں پایا جاتا ہے کہ جب رمضان آیا تو انہوں نے کہا قرآن کریم پڑھنے اور مستحقین کو کھانا کھلانے کا زمانہ آگیا پس اب قرآن پڑھا کریں گے اور بھوکوں کی بھوک دور کرنے کی کوشش کریں گے تو خصوصی تعلق ہے رمضان کا بھوک دور کرنے کے ساتھ!

پس رمضان کو رحمت اور مغفرت اور غلامی سے نجات دینے کا مہینہ قرار دیا گیا ہے غلامی سے نجات سب سے پہلے اپنے نفس کی نجات اور آزادی ہے اور اس کے بعد اپنے بھائیوں کی آزادی ہے شیطان کی غلامی سے۔ اور شیطان کا غلام ہمارا بھائی اس طرح بھی بن جاتا ہے کہ اس کا پیٹ نہیں بھر رہا ہوتا اور بھوکا رہنے کی وجہ سے اور اپنے بچوں کو بھوکا دیکھتے ہوئے بہک جاتا ہے۔ اور اپنے خدا کو بھول جاتا ہے۔ اور یہ نہیں سوچتا کہ ایسے ابتلاء تو بطور امتحان کے ہوتے ہیں۔ ان میں کامیاب ہونے کی اور پاس ہونے کی کوشش کرنی چاہئے نہ یہ کہ آدمی فیل ہو اور ناکام ہو اور خدا کے غضب اور غصہ کو سہیڑ لے۔

یہ وقت اور سال کا یہ حصہ جس میں اب ہم داخل ہوئے ہیں اس میں

غذا کی بڑی قلت پائی جاتی ہے

بھوک ایک تو کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا ایک غلامی بنتی ہے نا؟ بھوک کے نتیجہ میں ہمیں ایک اور قسم کی غلامی بھی نظر آ رہی ہے اور حدیث کے یہ بھی ایک معنی ہیں کہ جب کوئی قوم بھوک سے مرنے لگتی ہے تو وہ غیر قوموں کی غلامی اختیار کرتی ہے۔ چنانچہ وہ اقوام جو ان قوموں کو غلہ مہیا کرتی ہیں اور غذا مہیا کرتی ہیں جہاں کمی ہو وہ اپنے مالکانہ اثر و رسوخ اور سیاسی دباؤ کو استعمال بھی کرتی ہیں۔ اور غلہ لینے والی قومیں اپنے آپ کو پوری آزاد محسوس نہیں کرتیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کو اس سے محفوظ رکھے تو دعا کرنی چاہئے کہ

اللہ تعالیٰ رحمت کی بارش برسائے

اور ہمارے ملک میں غذا کی قلت نہ ہو دوسرے ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں یہ تعلیم دی ہے کہ یتیم اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ اس کو نہیں بھولنا چاہئے۔

مِسْکِیْنًا ذَا مَتْرَبَۃٍ کے ایک معنی یہ ہیں کہ جس نے اپنی طرف سے مال کمانے کی پوری کوشش کی ہے، اگر اس کو کچھ اور نہیں ملا تو اس نے مزدوری کی ہے۔ اور وہ گرد آلود ہے اور ذَا مَتْرَبَۃٍ ہے پس

ذا متربہ کے ایک معنے

یہ ہیں کہ ایسا مسکین جس کو مانگنے کی عادت نہیں۔ بہت سارے لوگ خوش پوش نظر آئیں گے۔ اور اندر سے بہت غریب ہوں گے۔ مانگ مانگ کے گزارہ کر لیتے ہیں۔ مانگ کے کپڑے پہن لئے مانگ کے کھا لیا اور کام کوئی نہ کیا تو یہ ذہنیت بہت گندی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو اس سے محفوظ رکھے آمین

تو جس کو ضرورت ہے اپنی طرف سے پوری کوشش کرے اگر اور کوئی کام نہیں ملتا تو مزدوری کرے آخر بڑے بڑے کبار صحابہؓ جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو بعض انصار نے کہا کہ ہمارے پاس مال ہے آؤ مل کر بانٹ لیں انہوں نے کہا تمہارا مال نہیں چاہئے۔ درانتی ہے کلہاڑی ہے اور رسہ ہے جنگل سے لکڑیاں کاٹ لاؤں گا اور انہیں بیچ کر گزارہ کر لوں گا۔

تو ایسا بزرگ صحابی مدینہ میں آ کر ذَا مَتْرَبَۃٍ ہو گا کیونکہ اس کے کپڑے گرد آلود ہو گئے۔ تو مطلب یہ کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ کہا کہ مانگنے سے دوسرے کا سہارا لینے سے بچنے کی انتہائی کوشش کرو ذَا مَتْرَبَۃٍ بن جاؤ اور کچھ نہ ملے تو مزدوری کرو۔ لیکن دوسری طرف دوسروں کو کہا۔ کہ تمہارا یہ بھائی اتنا باغیرت ہے کہ اس کو ایک لحظہ کے لئے بھی یہ پسند نہیں کہ تمہارے آگے ہاتھ پھیلائے۔ اس نے جب کچھ اور نہیں ہوا تو مزدوری کرنی شروع کر دی دیکھو تو اس کے چہرے کو!! یہ ذَا مَتْرَبَۃٍ ہے یا نہیں؟ تو اس کا ذَا مَتْرَبَۃٍ ہونا اس کی غیرت کی دلیل ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ شخص مانگنے کو عار سمجھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ملک کے حالات کے لحاظ سے اس کے اپنے خاندان کے حالات کے لحاظ سے کہ بچے زیادہ ہیں اور یہ اتنا کما نہیں سکا۔ اس کے گھر میں پھر بھی بھوک نظر آتی ہے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنے اس بھائی کی مدد کرو۔

لیکن آپ اپنے بھائیوں کی مدد نہیں کر سکتے جب تک آپ اپنی زندگی کو سادہ نہ بنائیں۔ خصوصاً کھانے کے معاملہ میں تو اب وقت ہے کہ ہم ایک تحریک جدید کے مطالبہ پر نئے سرے سے عمل پیرا ہوں جس کو ہم ایک حد تک بھول چکے ہوئے ہیں کہ

اپنے کھانے میں سادگی کو اختیار کریں

اور نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے بھائی کے لئے کھانا بھی بچائیں جب آپ کھانا ضائع کرتے ہیں۔ تو دو چیزوں کو ضیاع ہوتا ہے آپ کے روپے کا اور آپ کے بھائی کی غذا کا۔ اگر آپ مثلاً آدھ سیر آٹے کی بجائے چھ چھٹانک کھائیں تو آپ کے دو چھٹانک کے پیسے بچ گئے آپ کے بھائی کے لئے دو چھٹانک گندم بچ گئی۔

تو کھانا کم کھائیں کھانا سادہ کھائیں تا کہ وہ لوگ جن کو آپ سے زیادہ ضرورت ہے ان کے پیٹ بھر جائیں۔

اور یہ عید جو ہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ رمضان میں تو اطعام مسکین کی بجائے بعض دوسری عبادتوں کی طرف ہمیں زیادہ متوجہ کیا گیا تھا یعنی قیام لیل کی طرف اور خدا کے لئے کھانے کو چھوڑ دینے کی طرف وہ جو کھلانے والا حصہ تھا وہ اتنا نمایاں نہیں تھا۔ اگرچہ پہلے روزے سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہؓ اور امت کے بزرگوں کا یہ طریق ہوتا تھا کہ وہ بڑی کثرت کے ساتھ اس بات کا اہتمام کیا کرتے تھے کہ جو مستحق ہیں انہیں کھانا کھلائیں۔ لیکن جو چیزیں نمایاں ہوتی ہیں رمضان کے مہینے میں وہ قیام لیل اور خدا کے لئے کھانا چھوڑنا ہے۔ اور جو چیزیں نمایاں ہوتی ہیں عید کے دن وہ کھانا کھانا اور کھلانا ہے تو یہ بھی دراصل رمضان کی عبادت کا ہی حصہ ہے اور اسی طرف ہمیں متوجہ کرتا ہے۔

آج عید ہے

میں نے اپنے خطبہ کے شروع میں یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بشمولیت خاکسار عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے اور اب جو میں نے مضمون بیان کیا ہے اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق دے کہ اس کی رحمتوں کے دروازے جو ہم پر بار بار کھولے جاتے ہیں ہم بار بار ان سے فائدہ اٹھائیں اور ہر روز ہمارے لئے روز عید ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے قرب کے حصول کے لئے بھائیوں کی بھوک کا خیال رکھا جائے اور انہیں شیطان کی غلامی سے بچانے کی کوشش کی جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس ذمہ داری کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور اس طرح ہمارے لئے ہر دو معنی کی حقیقی خوشی اور حقیقی عید کے سامان پیدا ہو جائیں۔

درخواست دعا مکرم امیر داؤد صاحب چکوڑی ساکن ونڈا ضلع بلگام فالج اور پیشاب کے عارضہ سے بیمار ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار حکیم محمد دین مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

لندن میں جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا گیارہواں جلسہ سالانہ

بقیہ صفحہ اوّل

"یَاحَفِیْظُ یَاعَزِیْزُ یَارَفِیْقُ
اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا
شِفَاءُکَ فَاشْفِ اَمِیْرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ شِفَاءً کَامِلًا
عَاجِلًا لَا یُغَادِرُ سَقَمًا
وَاحْفَظْہُ وَانْصُرْہُ وَارْحَمْہُ"

یہ سب قطعات جلسہ کی روحانی فضا میں اضافے کا موجب ہوئے اور احباب جلسہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی، غیر معمولی تائید و نصرت اور غلبۂ اسلام کے لئے زیرِ لب دعائیں کرتے رہے۔

جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کی کاروں سے کار پارک ہمہ وقت پُر رہتا۔ حتّیٰ کہ بہت سے احباب کو دونوں روز اپنی کاریں باغ کے دوسرے سرے پر واقع کار پارک میں کھڑا کرنی پڑیں کاروں کا اتنا غیر معمولی اژدہام بھی راہ گیروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا موجب تھا اور وہ جلسہ کے انعقاد کا بینر پڑھنے پر مجبور ہو جاتے

جلسہ میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے لندن کے علاوہ ساؤتھال جلنگھم، ہسلو، کرائیڈن، بارکنگ، لیمنگٹن، مانچسٹر، برمنگھم، بلیک برن، بریڈفورڈ، ٹائی ڈیکمب، لیڈز، لیمنگٹن، سپاکرسٹری، ہڈرسفیلڈ، ڈیکفیلڈ، مرفیلڈ، ووکنگ، آکسفورڈ، بریسٹن، گلاسکو وغیرہ سے بھی احباب کثیر تعداد میں تشریف لائے۔

اس کے علاوہ بیرونی ممالک میں سے نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، مغربی جرمنی ڈنمارک، ناروے، فرانس اور ہالینڈ کے احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے فیضیاب ہونے کے لئے خاصی تعداد میں کھنچے چلے آئے۔ علی الخصوص یورپ کے جن نومسلم احمدی بھائیوں کو جلسہ میں شمولیت کی سعادت ملی ان میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ مکرم ناصر سکونر صاحب آف لنڈن، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش آف مغربی جرمنی مکرم احمد ڈی لانوے آف فرانس۔ مکرم سویند ہنسن آف ڈنمارک اور مسز حسین طیبہ آف ڈنمارک خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

پہلے روز حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کے دعا کے بعد واپس تشریف لے جانے پر بقیہ کارروائی مکرم جناب کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کی صدارت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی

اس اجلاس میں مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ نے "THE CHRACTER OF A MUSLIM" پر تقریر فرمائی۔

اس اجلاس کے بعد تمام موجودہ احباب کو کھانا تقسیم اور نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد بالترتیب مکرم منصور ندیم صاحب نے "خلافت ثالثہ کے سنہری کارنامے" کے موضوع پر مکرم کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن نے "مغرب میں احیاءِ اسلام" کے موضوع پر مکرم الیاس خان صاحب نے "اسلام کا نظامِ عدل" کے موضوع پر مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے "۱۹۲۴ء اور مابعد" کے موضوع پر مبلغ انگلستان مکرم امین اللہ خان صاحب سالک نے "حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی مطہر زندگی کی ایک جھلک" کے موضوع پر ڈنمارک کے احمدی نومسلم بھائی Mr. SVEND HENSEN نے "ڈنمارک میں اسلام کی روز افزوں ترقی" کے موضوع پر اور جرمنی کے نومسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے "غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں جرمنی کا کردار" کے موضوع پر انگریزی زبان میں بہت مخلص ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ اجلاس سوا چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا روز ۲۵ راگست

جلسہ سالانہ کے دوسرے اور آخری روز صبح کا اجلاس ساڑھے دس بجے صبح شروع ہو کر ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ جس میں اہم موضوعات پر چار مخلص پُر مغز اور ایمان افروز تقاریر ہوئیں پہلی دو تقاریر کے دوران صدارت کے فرائض مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے ادا فرمائے اور آخری دو تقاریر مکرم جناب عبد العزیز دین صاحب کی زیرِ صدارت ہوئیں۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے "ہم مسلمان ہیں" کے موضوع پر انگریزی میں مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لنڈن نے "احمدیت کا مستقبل" کے موضوع پر اردو میں مکرم زاہد خان صاحب نے "حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوع انسان کے لئے رحمت" کے موضوع پر اور مکرم منصور احمد شاہ صاحب نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر انگریزی میں تقاریر کیں ایک بجے دوپہر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

آخری اجلاس

بعدہٗ احباب جماعت نے کھانا کھایا اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ ۲ بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری اور شایانِ شان پُر خلوص استقبال کے بعد جلسہ سالانہ کے چوتھے اور آخری اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اختتامی خطاب کے وقت جلسہ گاہ پُر شوق سامعین سے پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ بہت سے احباب کو تو جلسہ گاہ سے باہر گھاس کے میدان میں بیٹھ کر حضور کی تقریر سننا پڑی۔

تلاوت و نظم کے بعد حضور اقدس نے احباب کو ایک ولولہ انگیز خطاب سے نوازا جس کا سلسلہ قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہا۔

حضور اقدس نے جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے جذبۂ اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار کا تحسین کے رنگ میں ذکر فرماتے ہوئے نصرت جہاں سکیم کے تحت انجام پانے والے عظیم الشان کام اور اس کے نہایت خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی اور ان کی ایمان افروز تفصیلات بیان کر کے اس امر کو بہت ہی روح پرور انداز میں واضح فرمایا کہ جماعتی زندگی میں خدا تعالےٰ ہر روز ہمیں اپنے پیار کے سینکڑوں جلووں سے نوازتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر دن ہمارے لئے پہلے سے زیادہ خدائی افضال لے کر آتا ہے اور ہر رات جو آتی ہے وہ حمد اور شکر کی توفیق کے نتیجہ میں ہمارے لئے لیلۃ القدر بن کر آتی ہے۔

حضور نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت افریقہ میں قائم ہونے والے ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی شاندار کارکردگی اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرنے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت تبلیغ و اشاعتِ اسلام اور اصلاحِ نفوس کے وسیع تر پروگرام پر روشنی ڈالنے کے بعد احبابِ جماعت کو حمد اور عزم کے جذبات سے لبریز ہو کر دن رات دعاؤں میں مصروف رہنے اور اپنے ربِّ کریم کے ساتھ ذاتی پیار اور ذاتی محبت کی عادت ڈالنے کی نہایت مؤثر انداز میں تلقین فرمائی۔

حضور کا یہ ولولہ انگیز خطاب اس قدر معرکۃ الآراء اور دلوں کو گرمانے والا تھا کہ ربوہ کے عالمگیر جلسہ سالانہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ رحمتِ پروردگار کا نزول ہو رہا ہے اور کیف و سرور پیہم رگ و پے میں سرایت کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا یہ تذکرہ احباب پر کچھ ایسا وارفتگی کا عالم طاری کرنے کا موجب بنا کہ وہ فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے۔ اور عجب والہانہ انداز میں بار بار نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعرے بلند کرتے رہے اپنے خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے لمبی پُر سوز دعا کرائی اور اس طرح جماعتہا احمدیہ کا گیارہواں سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

درخواستہائے دعا

خاکسار کے خسر محترم مولوی سید یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ سورو کی صحت نسبتاً گرتی جا رہی ہے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم برہان الدین صاحب شاہ امریکہ کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی ہے نومولودہ کا نام سیّدہ حفیظ الماس تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ کے نیک خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ دوسرے بھائی سید فیروز الدین روشن احمد امریکہ میں ایم بی اے کا کورس ختم کرنے والے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے نیز خالہ زاد بہن آئی ایس سی کے امتحان کی تیاری کر رہی ہے نمایاں کامیابی کے لئے۔ اسی طرح دیگر رشتہ دار بھی مختلف امتحانوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ کامل و عاجل شفایابی کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید غلام مہدی ناصر انچارج
احمدیہ مسلم مشن کٹک (اڑیسہ)

لجنہ اماء اللہ لندن کا گیارھواں جلسہ سالانہ

از محترمہ مسز پروین رفیع احمد صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لندن

جماعتِ احمدیہ کی گیارہویں سالانہ کانفرنس میں لجنہ اماء اللہ لندن نے بھی اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے نمایاں طور پر حصہ لیا۔ یوں بھی یہ جلسہ خلیفۂ وقت کی آمد کی وجہ سے بہت زیادہ اہمیت رکھتا تھا۔ خلیفۂ وقت کی موجودگی میں قادیان اور ربوہ کی یاد تازہ ہوتی تھی۔ یہ سراسر خدا تعالےٰ کا فضل و احسان ہے الحمد للہ۔

۲۴ر اگست ۱۹۷۵ء کو لجنہ اماء اللہ کا پروگرام ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوا۔ گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور پُرنور مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے آپ کا استقبال نعرہ ہائے تکبیر سے کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعد پھر نعرے لگائے گئے۔ ٹھیک گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضرت اقدس نے اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ میں فرمایا۔

"اس وقت جلسہ کا افتتاح ہے۔ افتتاح تو بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ سے ہو جاتا ہے لیکن اس میں کچھ دعائیں کی جاتی ہیں اور دعاؤں کا پس منظر بھی بتانا پڑتا ہے"

حضور کی پُر معارف تقریر بارہ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی اس کے بعد پُرسوز دعا ہوئی۔

بعدہٗ بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ کی تقریر بھی زنانہ جلسہ گاہ میں سنائی گئی۔ بعد کا پروگرام لجنہ اماء اللہ کا اپنا پروگرام تھا۔ یہ اڑھائی بجے کے قریب نماز ظہر و عصر کے بعد مسز فرخندہ شاہ صاحبہ سابقہ پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک اور کلامِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مس آنسہ یعقوب صاحبہ نے اسلامی معاشرہ کے بارے میں تقریر کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ خاکسار پروین رفیع احمد نے کیا۔ پھر مسز طیبہ کریم صاحبہ نے جلسہ سالانہ کی منظر کشی پر ایک نظم پڑھی۔ بعدہٗ ایک جرمن مسلم بہن مسز ڈاکٹر نذیر احمد صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اسلام اور احمدیت میں نئی زندگی کی خوشحالی کا اظہار نہایت پیارے الفاظ میں کیا۔ مسز امۃ الواحد جاوید صاحبہ نے اسلامی پردہ کے بارہ میں تقریر کی اور مسز سلیمہ نذیر ملک آف گلاسگو نے "تعلق باللہ" کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ہر ایک یا دو تقریروں کے بعد بہنیں نہایت پُراثر نظمیں بھی پڑھکر سناتی رہیں۔

اس کے بعد محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے عورتوں کو سنائی گئی۔ آپ نے فرمایا "حق کی یہ بھی ایک پہچان ہے کہ مومن اپنا قدم آگے ہی آگے رکھتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹاتا"۔ بہنوں نے خوب غور اور توجہ سے سنی۔ پھر خاکسار پروین رفیع احمد نے نظم پڑھکر سنائی جو ربوہ کے شب و روز میں روحانی سرگرمیوں کی ترجمان تھی۔ اس کے بعد محترمہ مسز ناصرہ ندیم صاحبہ نے خطاب فرمایا اور ۲۴ر اگست کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

اگلے روز ۲۵ر اگست بروز سوموار لجنہ کا پروگرام دس بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوا صدارت ایک ڈینش احمدی بہن طیبہ میسن نے کی جو کہ ڈنمارک لجنہ اماء اللہ کی صدر ہیں۔

تلاوت قرآن پاک اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بعد مسز باری حمید صاحبہ نے انگلش میں تقریر کی جس کا موضوع تھا "مغربی عورت اور ہمارا معاشرہ" آپ کی تقریر نہایت جامع اور مدلّل تھی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ زنانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائیں تو ایک بار پھر مسز طیبہ کریم صاحبہ نے جلسہ سالانہ کی منظر کشی پر دلالت کرتے ہوئے چند اشعار بھی سنائے اور "صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام" پر تقریر بھی کی۔ اس کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ نے تمام بہنوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ دین کی غیرت پیدا کرو۔ اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کرو کہ تمام بشارتوں کی وارث بن جاؤ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو دی گئی ہیں۔ بعد میں آپ نے حضرت اقدس کی صحت و تندرستی اور کام کرنے والی لمبی زندگی کیلئے دعا کی درخواست فرمائی۔ مسز فرخندہ شاہ صاحبہ نے محترمہ بیگم صاحبہ کے پُر معارف خطاب کا انگریزی میں ترجمہ کیا تاکہ نومسلم بہنیں اور بچیاں بھی فائدہ اٹھائیں۔ پھر سلمیٰ مبارکہ خان صاحبہ نے "آداب مسجد" پر تقریر کی جو کہ انگریزی میں تھی اس کے بعد محترمہ مسز سلام صاحبہ نے خطاب فرمایا جو کہ مختلف پیغامات پر مشتمل تھا آپ نے مسجد فضل لندن کی مرمت کے لئے چندے کی اپیل بھی کی۔

کھانے اور نماز کے وقفہ کے بعد دو بجکر تیس منٹ پر دوسرا پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنایا گیا۔

تلاوتِ کلام پاک اور کلام حضرت مسیح موعودؑ کے بعد فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ آپ کا پُر معارف خطاب لمبے عرصہ تک جاری رہا اور اس کا ایک ایک لفظ روحوں میں سرایت کرتا چلا گیا۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔

"حمد۔ عزم۔ دعا یہ MOTTO اگلے سالوں کا ہونا چاہیئے۔ اتنی حمد کرو کہ اللہ تعالےٰ پہلے سے زیادہ فضل کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے" آمین۔ اس کے بعد آپ نے پُرسوز اجتماعی دعا فرمائی اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ نہایت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا کٹک شہر میں ورود مسعود

مورخہ ۹/۵ /۷۵ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بذریعہ کار احمدیہ دار التبلیغ کٹک پہنچے جہاں آپ کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کے دار التبلیغ کے دروازہ کو کھولتے ہی سامنے دیوار پر چسپاں کیا ہوا سنگ مرمر جو پردوں سے ڈھکا ہوا تھا الگ ہو گیا اور اس پر انگریزی میں لکھے ہوئے چند الفاظ صاف نظر آنے لگے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے پُرسوز لمبی دعا فرمائی ساڑھے پانچ بجے جماعت احمدیہ کٹک او۔ ایم۔ پی کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا گیا جس میں سپرنٹنڈنٹ ۔ کے۔ پی۔ بیارہ و دیگر سرکاری و غیر سرکاری معزز افراد موجود تھے۔ ان میں سے ایک ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی ایک غیر احمدی معزز نے اپنے وعدہ کے مطابق ۱۰۱ روپے دار التبلیغ کے فنڈ میں چندہ ادا کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ محترم صاحبزادہ صاحب سے معززین کی دینی ماحول میں گفتگو ہوئی۔ کٹک شہر کے ان معززین کو احمدیہ لٹریچر پریزینٹ کئے گئے بعد نماز مغرب و عشاء محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ دار التبلیغ میں منعقد ہوا جس کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور مکرم مولوی سید ابو صالح صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک اور او۔ ایم۔ پی۔ نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ سپاسنامہ کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک رُوح پرور خطاب فرمایا جو اہم نصیحتوں اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل تھا۔ صاحبزادہ صاحب کی تقریر کو ٹیپ ریکارڈ کیا گیا ہے دار التبلیغ کے دوسری جانب محترمہ بیگم صاحبہ کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ کٹک کا ایک تربیتی جلسہ ہوا جس میں نائب صدر لجنہ اماء اللہ کٹک سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ نے محترمہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا سپاسنامہ کے جواب میں محترمہ بیگم صاحبہ نے دلنشیں پیرایہ میں تمام بہنوں کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ ۹/۵ /۷۵ کو ساڑھے دس بجے تک محترم صاحبزادہ صاحب باوجود خفیف بخار کے دار التبلیغ کی عمارت کا معائنہ فرمانے اور احباب جماعت کو ہدایات دینے میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق روانگی سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی احباب جماعت کو مصافحہ و معانقہ کا شرف عطا کیا۔ اور جماعت احمدیہ کرڈاپلی کے لئے روانہ ہوگئے ۴۴

۴۴ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مبارک قافلہ کا حافظ و ناصر ہو اور ہر آن حامی و مددگار رہے آمین - خاکسار - سید غلام مہدی ناصر انچارج احمدیہ مسلم مشن کٹک (اڑیسہ)

قسط اوّل

اسلام اور عورتوں کے حقوق

از مکرم مولوی صدیق اشرف علی صاحب موگرال (کیرالہ)

۱۹۷۵ء کا سال دنیا بھر میں عورتوں کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ چنانچہ دنیا کے مختلف ممالک میں اس کو مختلف ڈھنگ میں منایا جا رہا ہے۔ کہیں پر عورتوں کے لئے الگ بینک قائم کئے گئے کہیں پر عورتوں کی الگ سوسائٹیاں قائم کی گئیں۔ کہیں پر عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دلانے کے لئے آوازیں اُٹھائی گئیں کہیں پر یہ آواز بلند کی گئی کہ اقتصادی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش کام کریں۔ کہیں یہ کہا گیا کہ عورتیں تعلیمی لحاظ سے مردوں سے پیچھے ہیں ان کے تعلیمی معیار کو پہلے سے زیادہ اونچا کیا جانا چاہیئے غرضیکہ اس سال کو مختلف صورتوں سے منایا جا رہا ہے۔ اخبارات میں بھی اس بارہ میں مضامین اور طویل بحث و مباحثہ کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض نے عورتوں کے حق میں آواز اُٹھائی اور بعض نے اس بات پر برہمگی کا اظہار کیا کہ عورتوں کو پہلے ہی ضرورت سے زیادہ آزادی حاصل ہے ان کو مزید آزادی دینا نسلِ انسانی کے لئے نقصان دہ ہے۔

اس سلسلہ میں دلچسپ امر یہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس بھی جو عورتوں کے حقوق کی بات کرتے ہیں کوئی معین اور صحیح نظریہ یا پروگرام موجود نہیں۔ خود عورتوں کو بھی اس بات کا صحیح علم نہیں ہے کہ وہ کون سے حقوق ہیں جن کا اس سال کے تقریب کے طور پر ہم دنیا سے مطالبہ کریں۔ چنانچہ پچھلے دنوں جب بین الاقوامی طور پر عورتوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی اور اس میں دنیا بھر کے ممالک سے عورتیں جمع ہوئیں تو ان نمائندوں کے نظریوں میں اس قدر اختلاف تھا کہ ان میں ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔

پس جب اس موضوع پر غور کرتے ہیں تو ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ نہ تو عورتوں کو اس بات کا صحیح علم ہے کہ وہ کون سے حقوق ہیں جو ان کو حاصل ہونے چاہئیے اور نہ ہی مردوں کو اس بات کا علم ہے کہ وہ کون سے حقوق ہیں جن کی حق تلفی کا الزام ان پر عائد کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے عورتوں کے مقام کا صحیح تعین نہیں کیا۔

پس اس موضوع پر بحث کرنے سے پہلے عورت کے صحیح مقام کا تعین نہایت ضروری ہے مثال کے طور پر ایک بیٹا ہے اس کے حقوق اور ہیں ایک باپ ہے اس کے حقوق اور ہیں ایک طالب علم کے حقوق ایک اُستاد کے حقوق سے مختلف ہیں۔ ایسا ہی عورت کا بھی سوسائٹی میں ایک مقام ہے اس مقام کو مدنظر رکھکر ہی اس کے حقوق کا تعین کیا جا سکتا ہے پھر ہر عورت کی الگ الگ حیثیتیں ہیں اور ہر حیثیت میں اس کا مقام الگ الگ اور الگ الگ مقام کے لحاظ سے اس کے حقوق بھی الگ الگ۔ پس اگر اس چیز کو مدنظر نہ رکھیں تو ہم افراط و تفریط میں پڑکر عورت کے حقوق کا صحیح تعین نہیں کر سکتے۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ عورت مردوں کے مقابلہ میں فطری طور پر کمزور واقع ہوئی ہے۔ اسی لئے ہم روزمرہ کے محاورہ میں عورت کو "صنف نازک" کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں ہندی میں بھی عورت کو "ابلا" کے نام سے پکارتے ہیں جس کے معنی کمزور کے ہیں۔ اسی فطری کمزوری کی بناء پر اس کے حقوق تلف کئے جاتے ہیں۔

پس اگر ہم دنیا کو محض خوش کرنے کیلئے یہ کہنے لگ جائیں کہ عورت اور مرد ہر پہلو سے ہر لحاظ سے برابر ہیں دونوں کو ایک ہی طرح کے قویٰ اور ایک ہی طرح کی استعدادیں حاصل ہیں تو ہم حقیقتاً عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والے نہیں بلکہ تلف کرنے والے سمجھے جائیں گے اور اس صورت میں ہمیں عورتوں کے حقوق کے بارے میں صحیح طور پر ڈیمانڈ کرنے کا حق بھی نہ رہے گا۔

اب میں مضمون کے اس پہلو پر کسی حد تک روشنی ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں کہ اسلام نے عورتوں کے کیا حقوق بیان کئے ہیں اور ان حقوق کے تحفظ کیلئے کیا کیا اصول بیان کئے ہیں۔ سو اوّل یہ جاننا چاہیئے کہ اسلام نے کمزوروں کے حقوق بیان کر کے ان کو اس بات کا حکم نہیں دیا کہ تم اپنے حقوق کے حصول کیلئے طاقتوروں سے مقابلہ کرو بلکہ اس نے طاقتوروں کو مخاطب کر کے یہ تعلیم دی ہے کہ دیکھو تمہارے مقابلہ میں کمزوروں کے یہ حقوق ہیں ان کی نگہبانی کرنا تم پر فرض ہے۔ جب تک تم میری تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے دعویدار ہو تمہارا فرض ہے کہ تم کمزوروں کے حقوق از خود ادا کرو اور کبھی ایسا موقعہ نہ دو کہ کمزوروں کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے آواز اُٹھانی پڑے۔ اس طرح اسلام نے انسانی حقوق کے سلسلہ میں بے جا رسہ کشی کو حتی الامکان کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور دنیا میں ایک خوشگوار ماحول پیدا کرنے پر زور دیا ہے۔

(۱)۔ اسی اصول کے مطابق عورتوں کے بارے میں اسلام نے جو تعلیم دی ہے وہ قرآن کریم میں ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (سورہ نساء آیت ۳۵) اس آیت میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری مردوں پر عائد کی گئی ہے۔

پس اگر مرد اپنے صحیح مقام کو پہچان لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کبھی بھی دنیا میں عورتوں پر ظلم نہ کئے جائیں۔ پس سوال یہ نہیں کہ آج عورتوں کے حقوق تلف کئے جا رہے ہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ مردوں نے اپنے مقام کو صحیح طور پر نہیں پہچانا۔ ورنہ عورتوں کے حقوق تلفی کو مرد کبھی اپنے لئے زیبا نہ سمجھتا۔

(۲)۔ اسلام وہ مذہب ہے جس نے مکمل طور پر عورتوں کے حقوق کو قائم کیا ہے اُسے مذہبی اور روحانی لحاظ سے مردوں کے مساوی قرار دیا ہے تمدنی اور معاشرتی زندگی میں اسکی مستقل اور نمایاں حیثیت قائم کی ہے۔ اس کے مالکانہ اختیارات کا اعلان کیا ہے بلکہ عورت کی ہر حیثیت میں اس کے جداگانہ حقوق کی وضاحت کی ہے نیز اس کے حقوق کو اسلامی شریعت قرآن کا ایک جزو بنا دیا ہے تاکہ اس کے حقوق ہمیشہ ہمیش کیلئے قائم اور محفوظ رہیں۔

چنانچہ قرآن کریم نے بنیادی حیثیت سے مرد و عورت کے مساوی حقوق کا اعلان کیا ہے اور بتایا ہے کہ بنی نوع انسان کی اجتماعی ترقی کے لئے مرد و عورت کا باہم تعاون ضروری ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا (سورۃ نساء پہلی آیت) یعنی اے انسانو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے اس کی قسم کا جوڑا بنایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اپنی کتاب فضائل القرآن میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسانیت ایک جوہر ہے یہ کہنا انسانیت مرد ہے یا یہ کہنا انسانیت عورت ہے غلط ہے۔ انسانیت ایک علیحدہ چیز ہے وہ نفس واحدہ ہے اس کے دو ٹکڑے کئے گئے ہیں۔ آدھے کا نام مرد ہے آدھے کا نام عورت جب یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو ٹکڑے ہیں تو جب تک یہ دونوں نہ ملیں گے اس وقت تک وہ چیز مکمل نہ ہوگی وہ تبھی کامل ہوگی جب اس کے دونوں ٹکڑے جوڑ دئے جائیں گے۔

یہ اسلام نے عورت مرد کے تعلق کا اصل الاصول بتایا ہے کہ مرد اور عورت علیحدہ علیحدہ انسانیت کے جوہر کے دو ٹکڑے ہیں اگر انسانیت کو مکمل کرنا چاہتے ہو تو ان دو ٹکڑوں کو ملانا پڑیگا ورنہ انسانیت مکمل نہ ہوگی اور جب انسانیت مکمل نہ ہوگی تو انسان کمال حاصل نہ کر سکیگا۔"

(فضائل القرآن صفحہ ۱۷۱)

پس اسلام صرف عورتوں کے حقوق کی بات ہی نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ انسانیت کامل ہی نہیں ہو سکتی جب تک مرد و عورت کو مساوی رنگ میں نہ دیکھا جائے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ قرآن میں ایک جگہ فرماتا ہے ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ

لَّهُنَّ (سورۃ بقرہ - آیت ۱۸۸) یعنی عورتیں تمہارے لئے لباس ہیں تم ان کے لئے لباس ہو یعنی موجب سکون اور آرام ہونے میں دونوں برابر ہیں -

یعنی جس طرح لباس انسان کے لئے زینت اور وقار کا موجب ہے نیز لباس جس طرح اسی کے عیب اور ننگ کو ڈھانکتا ہے ایسا ہی مرد عورت کیلئے اور عورت مرد کیلئے لباس کی طرح ہیں -

پس اسلام نے آج نہیں بلکہ آج سے چودہ سو سال قبل جبکہ انسان ابھی ترقی یافتہ دور میں داخل بھی نہ ہوا تھا عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے قدم اٹھایا ہے -

(۳) اسلام جس وقت دنیا کے سامنے آیا اس وقت عورتوں کے حقوق کی کسی کو پرواہ نہ تھی - ان پر طرح طرح کے ظلم روا رکھے جاتے تھے - خود عرب میں جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے عورتوں کی حالت نہایت خستہ تھی عورتوں سے جانوروں کی طرح سلوک کیا جاتا تھا یہاں تک کہ اگر کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہو جاتی تو وہ اس کو اپنے لئے باعث شرم محسوس کرتا تھا بلکہ بعض بے رحم لوگوں کا یہ حال تھا کہ وہ اپنی بچیوں کو اپنے ہی ہاتھوں زندہ درگور کر دیا کرتے تھے مرد جس قدر چاہے اپنے گھر میں بیویاں رکھ سکتا تھا - اور جس عورت کو جب چاہے چھوڑ سکتا تھا - مختصر یہ کہ عورتوں کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا ایسے مخالفانہ حالات میں اسلام نے آکر ایک انقلاب بپا کیا - اس نے اپنی تعلیم کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ عمل کے ذریعہ بھی عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک مستقل نظام قائم کیا ایکہ سوسائٹی میں عورت کو عزت و احترام کا ایک اعلیٰ مقام عطا کیا -

اسلام کا ظہور صحیح معنوں میں عورت کی حقیقی آزادی اور اس کے مقام اور اس کی استعدادوں کا روحانی اور مادی ظہور کا موجب بنا اسلام نے برملا اس بات کا اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بحیثیت انسان مرد و عورت دونوں برابر ہیں عورتوں کو وہی حقوق حاصل ہیں جو مردوں کو حاصل ہیں جن اعمال کے نتیجہ میں ایک مرد سوسائٹی میں اعلیٰ مقام حاصل کرتا ہے ان ہی اعمال کے بجالانے سے ایک عورت کو بھی وہی مقام حاصل ہو سکتا ہے - اسلام نے عورت پر بوجہ کمزور ہونے کے ذمہ داری کا بوجھ کم ڈالنے اور مراعات زیادہ دینے کا حکم دیا مثال کے طور پر ایک خاندان کی گھریلو اخراجات کی ذمہ داری اسلام نے مردوں پر ڈالی ہے لیکن اس وجہ سے عورت کے مقام یا ازدواجی زندگی میں عورت کی اہمیت کو اسلام کم نہیں کرتا بلکہ اس کی فطرت کو دھیان رکھتے ہوئے یہ اس کو ایک چھوٹ دی گئی ہے - اس کے مقابل بچوں کی تربیت کی اوّلین ذمہ داری اسلام عورت کے سپرد کرتا ہے اور در حقیقت اس ذمہ داری کو کما حقہٗ ادا کر کے عورت سماجی اور قومی زندگی میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے عورت کے اس کردار کا کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا اسلام عورت کے اس کردار کو اس قدر اہمیت دیتا ہے اور اس کی وجہ سے عورت کے مقام کو اس قدر اونچا قرار دیتا ہے کہ بانیٔ اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ "جنت ماؤوں کے قدموں کے نیچے ہے" - ایک انسان کے لئے اس سے زیادہ خوش بختی کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی جنت حاصل ہو جائے مگر ایسی جنت کا مقام ماؤں کے قدموں کے نیچے قرار دیا ہے -

اس مختصر اور جامع کلام کے ذریعہ جہاں مسلمانوں کو ماؤں کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں ماں کے رنگ میں عورت کے اعلیٰ مقام کو بھی اسلام نے واضح کیا - اور ساتھ ہی اس حدیث کے ذریعہ اس بات کی طرف بھی لطیف اشارہ کیا کہ ہر انسان کی دینی و دنیاوی اور سماجی ترقی میں ایک عورت کے کردار کا کتنا بڑا دخل ہے -

(۴) - اسلام مرد اور عورت کے وجود کو ایک دوسرے کے لئے ضروری قرار دیتا اور اس کے نزدیک انسان کی روحانی اور اخلاقی زندگی کی تکمیل کے لئے ازدواجی زندگی نہایت ضروری ہے چنانچہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ایک مرد کا نصف ایمان اس کے نکاح سے وابستہ ہے - یعنی ایک شخص ازدواجی زندگی شروع کر کے اپنے ایمان کی تکمیل کی طرف قدم بڑھاتا ہے"۔ اس کے برخلاف بعض لوگ آج بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ روحانی ترقی کے لئے تجردانہ زندگی گذارنا لازمی ہے -

(۵) - عورتوں کے حقوق قائم کرنے کیلئے بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر زور دیا ہے اس کو ایک مختصر مضمون میں بیان نہیں کیا جا سکتا آپ نے اپنے عمل کے ذریعہ بھی ایسا اعلیٰ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے - کہ ایک مسلمان جو آپ کو اپنا مطاع اور آقا تسلیم کرتا ہے آپکے نمونہ کے ہوتے ہوئے کبھی بھی عورتوں کے حقوق تلفی کا تصور نہیں کر سکتا -

آپ نے ایک مرتبہ فرمایا خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ یعنی تم میں سے سب سے اچھا انسان وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہے اور میں اپنے گھر والوں سے حسن سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں - پس آپ نے مردوں کی اچھائی کا معیار کسی اور بات کو قرار نہیں دیا بلکہ بتایا جو شخص اپنے حسن سلوک سے اپنے رفیق حیات کی نظر میں اچھائی کا معیار قائم کر لیتا ہے یقیناً وہ میرے نزدیک بھی سب سے اچھا ہے - اور ساتھ ہی اپنا اعلیٰ نمونہ تقلید کیلئے پیش کیا -

(۶) - حدیث میں آتا ہے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ جس کو دو لڑکیاں دے اور وہ ان کی صحیح رنگ میں پرورش کرے اور اس کی تعلیم وغیرہ کا بندوبست کرے اور بڑے ہو جانے پر ان کی شادی وغیرہ کا انتظام کرے اور ان لڑکیوں سے کسی قسم کا تفریقی سلوک نہ کرے تو خدا تعالیٰ ایسے شخص کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے -

(۷) - لڑکیوں کی پرورش اور ان سے حسن سلوک کرنے کے سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عملی نمونہ بھی بے مثال تھا آپ ان کی خوشنودی ان کے آرام کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے - ان کے جذبات کا احترام کرتے تھے - ان میں اعتماد پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے -

تاریخ میں آتا ہے کہ محمد رسول اللہؐ کے پاس جب آپکی بیٹی حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور بڑے پیار سے انکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھاتے ان سے احوال دریافت فرماتے اس واقعہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ عورتوں کا کس قدر احترام کرتے تھے اور ان میں احساس کمتری پیدا ہونے نہ دیتے تھے - (باقی آئندہ)

شاملی میں غیر مسلموں کی ایک مذہبی تقریب میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۳۰ راگست کو شاملی (یو پی) میں مکرم مہر سنگھ صاحب سیکرٹری سنت کرپال یوگ نے خاکسار کو اپنے تین دن کی مذہبی تقریب میں شمولیت کی دعوت دی نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اجازت سے خاکسار اس میں شمولیت کے لئے شاملی گیا - ہندو اور سکھ کافی تعداد میں اس میں شریک تھے - روحانیت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں - خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہماری مقدس کتاب قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ - یعنی دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں گذری جس میں خدا نے اپنے اوتار یا ریفارمر نہیں بھیجے ہوں - اسی اصول کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ ہر مذہب کے پیشوا خواہ وہ ہندو ازم میں آئے ہوں یا بدھ ازم میں آئے ہوں ان کا دل سے احترام کرتی ہے -

خاکسار نے بتایا اسلامی تاریخ میں رواداری کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دفعہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں یہودیوں کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے اسی دوران یہودیوں نے کہا اب ہماری عبادت کا وقت ہو گیا ہے ہم اپنی عبادت کرنے کیلئے جائیں گے - تب حضور نے فرمایا یہ بھی تو اللہ کا گھر ہے - یہاں آپ اپنے رنگ میں جس طرح چاہیں عبادت کر لیں -

- آخر میں خاکسار نے سیکرٹری صاحب کا اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا - دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے اثرات ظاہر فرمائے - آمین

خاکسار - محمد عمر تیماپوری مبلغ مظفر پور (یو پی)

درخواست دُعا

خاکسار کے والد محترم مولوی ضمیر احمد صاحب کا آپریشن ہوا ہے - صحت بہت کمزور ہے کامل و عاجل شفایابی کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے -

خاکسار - مظفر احمد ظفر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

آہ! مولوی کمال الدین صاحب وفات پا گئے

جماعت احمدیہ مدراس کے ایک مخلص فرد اور خادم احمدیت محترمی مولوی کمال الدین صاحب مورخہ ۱۸ اور ۱۹ ستمبر کی درمیانی شب کو ۲ بجے کے قریب حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ رات کو اپنے افراد خاندان کے ساتھ نماز تراویح پڑھکر ۱۱ بجے کے قریب لیٹ گئے تھے۔ کچھ دیر بعد انہیں سخت بے چینی لاحق ہوئی۔ ڈاکٹری مشورے کے مطابق فوراً ہسپتال لے جایا گیا اور وہیں آپ نے وفات پائی۔

یہ اندوہناک خبر پہنچتے ہی تمام احمدی مرد و زن آپ کے گھر پہنچنے لگے احمدیوں کے علاوہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کا تانتا بندھا رہا تھا۔ پینگاڈی (مالابار) سے آپ کی بہن اور رشتہ داروں کے پہنچنے کی خبر ملنے کی وجہ سے تدفین ۲۰ ستمبر کی صبح ۹ بجے عمل میں لائی گئی۔ تجہیز وتکفین کے بعد خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قریبی قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی!!

مرحوم پینگاڈی کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک پرانے خدمت گذار خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اپنی ذاتی زمین پر اپنے خرچ پر وہاں ایک خوبصورت مسجد تعمیر فرمائی تھی۔ اور یہی مالابار کی سب سے پہلی احمدیہ مسجد ہے۔

مرحوم نے قادیان میں تعلیم حاصل کی تھی۔ قادیان میں کچھ عرصہ تک پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے دفتر میں بھی کام کرتے رہے۔ تقسیم ملک سے کچھ ہی قبل آپ پینگاڈی واپس تشریف لائے اور وہاں خدام الاحمدیہ کی قیادت نہایت احسن وخوبی سے فرماتے رہے۔

آپ کا نکاح قادیان ہی میں حضرت مصلح موعود رض نے ۱۹۴۶ء میں مدراس کے ایک پرانے خادم سلسلہ اور مخلص بزرگ علی محی الدین صاحب کی دختر نیک اختر سے پڑھا تھا۔ ۱۹۴۸ء سے آپ نے مدراس میں کاروبار شروع کیا اور وہیں مستقل رہائش اختیار فرمائی۔ اُس وقت سے تادم مرگ آپ جماعت احمدیہ مدراس کے اہم اور ذمہ وار عہدوں پر فائز رہے اور نہایت حسن وخوبی سے اور پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

آپ بے حد ہر دلعزیز اور ملنسار وجود تھے جوں ہی آپ کی اچانک وفات کی خبر لوگوں کو ملی سینکڑوں کی تعداد میں مختلف مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے مرد اور عورتیں پھولوں کی مالائیں وغیرہ [illegible] گھر میں آئے اور اپنے رواج کے مطابق میت کے قدموں میں رکھتے چلے گئے۔

آپ کو مرکز [illegible] اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بہت محبت تھی۔ چنانچہ محترمی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جب بھی مدراس میں تشریف لاتے تو آپ کے مکان میں بھی ضرور رہائش فرماتے تھے اور مرحوم اور اُن کے خاندان کا ہر فرد آپ کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ سلسلہ کے بزرگوں مرکزی نمائندگان اور مبلغین کے ساتھ آپ نہایت محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ مہمان نوازی آپکا ایک طرۂ امتیاز تھا۔ جب بھی یہاں کوئی مہمان تشریف لاتے تو اُن کی ضیافت آپ بہت ہی اہتمام اور خلوص ومحبت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور جماعتی چندوں کے بہت پابند تھے۔ گویا کہ مرحوم بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔

آپ جماعت احمدیہ مدراس کے اُن چند دیرینہ اور مخلص خدمت گذاروں میں سے تھے جو جماعت کے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کی وفات سے جماعت مدراس میں ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ آپ اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ۶ بچیوں اور ۳ بچوں کو چھوڑ گئے ہیں (اس سے قبل اخبار بدر میں ان کے بچوں کی تعداد غلط چھپ گئی ہے احباب درستی فرمالیں۔ ایڈیٹر) اُن کی پہلی بچی مع خاوند کے لندن میں مقیم ہیں۔ اور دوسری بچی کی شادی حال میں ہوئی ہے۔ باقی سب چھوٹے [illegible] بچے ہیں جو ہنوز زیر تعلیم ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی اتنے بڑے خاندان کو سنبھالنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ یہی بات ہر ایک کیلئے تشویش کا باعث ہے۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے اِس مخلص بندے کے خاندان کو ضائع نہیں فرمائیگا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے پس ماندگان کا خدا اپنے فضل وکرم سے حافظ وناصر ہو آمین۔ خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب انتقال فرما گئے

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ۲۷ اگست کو ساڑھے نو بجے شب اپنی کوٹھی واقع ریس کورس روڈ لاہور میں بعمر ۷۲ سال وفات پا کر محبوب حقیقی سے جاملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نہایت مخلص احمدی اور قابل خلیق اور ہمدرد معالج تھے۔ متعدد بزرگان سلسلہ سے خاص تعلق رکھتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب بٹالوی رض کے فرزند تھے۔ نو دس ماہ تک ذیابیطس اور فالج کے عارضہ سے بیمار رہے۔ ہر ممکن علاج کیا گیا لیکن وقت مقدر آپہنچا تھا بالآخر اسی بیماری میں وفات پائی۔

آپ موصی تھے اس لئے جنازہ موسم کی خرابی اور بارش کے باوجود لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ جہاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

پروفیسر عبدالمجید خان صاحب جو ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ہم جماعت تھے اُن کی وفات کی اطلاع ملنے پر خاکسار کے نام ایک تعزیتی خط میں لکھتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب کی وفات کی افسوس ناک خبر سے سخت صدمہ ہوا ہم دونوں پرائمری سے ہم جماعت اور گہرے دوست رہے ہیں اور مجھے اُن کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے ڈاکٹر صاحب ایک مخلص دوست اور ایک بے ضرر اور بے نفس انسان اور انتہائی شریف الطبع اور نیک دل شخص تھے۔ آپ کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ آپ انسانیت نواز تھے۔ اور آپ جیسے اوصاف حمیدہ کے مالک بہت کم انسان پائے جاتے ہیں۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی [illegible] کی بیماری کے ایام میں گراں قدر طبی خدمات سرانجام دیں۔ آپ ایک [illegible] اور قربانی کرنے والے احمدی تھے۔ بطور ڈاکٹر کے بھی آپ ذاتی مفاد سے بالا ہوکر بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کرنے والے تھے اور آپ کا مرتبہ مقامی شہرت سے بڑھکر تھا۔ آپ دل ودماغ کی بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں کے مالک تھے۔ افسوس کہ آج وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ خدا کرے کہ مرنے والے کی روح کو ابدی راحت نصیب ہو۔ میری طرف سے اُن کے خاندان کے جملہ افراد کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا پیغام ہے۔

خاکسار۔ عبدالحمید عاجز ناظر جائیداد قادیان

گوردوارہ ہبلی میں احمدی مبلغ کی تقریر

گرونانک مشن کمیٹی ہبلی کی طرف سے مورخہ ۷ ستمبر کو "گرو گرنتھ پرکاش ڈے" منایا گیا جس میں خاکسار کو بھی دعوت دی گئی خاکسار نے گرو گرنتھ صاحب اور قرآن مجید کی تعلیمات پر روشنی ڈالی بالخصوص حقوق اللہ اور حقوق العباد کے بارے میں جو تعلیم قرآن مجید نے پیش کی ہے وہی تعلیم حضرت بابا نانک جی نے پیش فرمائی ہے۔

خاکسار کی تقریر قرآن مجید کی آیات اور گورو گرنتھ صاحب کے شلوکوں سے مزین تھی۔ تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور آپ کی تعلیم کا بھی مختصر تذکرہ کیا۔ پریذیڈنٹ صاحب گوردوارہ نے میری تقریر کا شکریہ ادا کیا اور خوشی کے اظہار میں خاکسار کی گل پوشی کی۔

خاکسار۔ مظفر احمد فضل مبلغ ہبلی

درخواست دُعا

خاکسار نے اِس سال جولائی میں ایم۔ اے کا پہلا سال پہلے درجہ میں پاس کیا اور دہلی یونیورسٹی میں پوزیشن بھی حاصل کی۔ اِسی سال اکتوبر میں خاکسار I.A.S و I.F.S کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے احباب جماعت و درویشان کرام سے اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید محمود احمد دہلی۔

رپورٹ مجلس انصار اللہ کیرنگ (اڑیسہ)

مکرم انیس الرحمٰن صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کیرنگ صوبہ اڑلیسہ ماہِ اگست کی رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں کہ :-

۱ - اس ماہ مجلس انصار اللہ کے ممبران کے تین اجلاس ہوئے جن میں ممبران کو تحریک کی گئی کہ وہ باقاعدہ نمازوں میں خود بھی شامل ہوں اور دوسرے احباب کو بھی نمازوں میں باقاعدہ آنے کی تحریک کریں۔ نیز نمازِ تہجد تعہّد کے ساتھ ادا کریں۔ اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔ اور بچوں کی تربیت کریں۔ یہ امور مختلف پیرایوں میں ان کو سمجھائے گئے۔

۲ - ہر اجلاس میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان سے آمدہ سرکولر پڑھ کر سنائے گئے۔ اور ان کا مطلب پوری طرح سمجھایا گیا۔ اور ان میں مندرجہ امُور کی ہر ممبر کو پوری طرح تعمیل کرنے کی تاکید کی گئی۔

۳ - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر جمعرات کو نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم نصیر الدین احمد خان پسر غلام حیدر خان صاحب اجمیری کے نکاح کا اعلان رشیدہ بیگم بنت روشن علی ملاں صاحب آف بانسرہ کے ہمراہ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔

احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مکرم غلام حیدر خان صاحب نے اس خوشی میں ۵/- روپے اعانتِ بدر اور ۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار: محمد شمس الدین آف کلکتہ نزیل قادیان

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل) اس کے بعد محترم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل نے تین روز درس دیا۔ ان کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مورخہ ۲۹ر ستمبر سے یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اخبارِ قادیان

★ - مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کی اہلیہ محترمہ کی بینائی تاحال ہائی بلڈ شوگر سے متاثر ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

★ - مکرم قریشی سید احمد صاحب درویش تاحال مکمل طور پر چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ مورخہ ۳۰ر ستمبر کو زخم وغیرہ چیک کرانے کے لئے لدھیانہ جانے والے ہیں۔ احباب سے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

★ - مورخہ ۲۷ر ستمبر ۷۵ء سے ہر دو مرکزی مساجد میں بعض احباب و خواتین اعتکاف کر رہے ہیں۔ تفصیل دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو کما حقہٗ عبادت کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواستِ دعا

(۱) مکرم محمد اسرائیل صاحب آف کیرنگ عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ سر میں ہمیشہ چکر آتے رہتے ہیں۔ اور اب چند روز سے فالج کا معمولی حملہ ہوا ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے مکرم محمد اسرائیل صاحب نے اعانتِ بدر میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں۔ نیز خاکسار کا لڑکا اکثر بیمار رہتا ہے۔ ان کی صحت کے لئے احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الحلیم مبلغ کیرنگ

(۲) میرا نواسہ عزیزم سید بشیر احمد نیّر ابن سید ناصر احمد دو ماہ سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہے۔ اور داخلِ ہسپتال ہے۔ پسلی میں پانی اور پیپ بھی ہے ایک مرتبہ پیپ نکالا گیا ہے احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی اور تندرستی کے ساتھ خادمِ دین بنائے آمین۔

خاکسار: سلیمہ بیگم بیوہ محمد عبد الرزاق صاحب مرحوم سکندر آباد

مرکزی مساجد میں معتکفین!

امسال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل احباب کرام و درویشانِ کرام و خواتین حضرات مرکزی مساجد میں سنّت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اسلام و احمدیت ملک و قوم اور بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کے لئے زیادہ سے زیادہ دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور پھر اپنے فضل سے شرفِ قبولیت بھی بخشے۔ آمین

معتکفین مسجد مبارک

۱ - مکرم بھائی اللہ دین صاحب امیر معتکفین
۲ - 〃 مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل
۳ - 〃 بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت۔
۴ - 〃 چودھری سعید احمد صاحب بی۔ اے۔
۵ - 〃 محمد یوسف صاحب گجراتی درویش۔
۶ - 〃 سید بدر الدین احمد صاحب
۷ - 〃 چودھری محمد طفیل صاحب
۸ - 〃 عبد الرشید صاحب نیاز۔
۹ - 〃 چودھری عبد الحمید صاحب درویش۔
۱۰ - 〃 انیس احمد صاحب اسلم۔
۱۱ - 〃 عزیز احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش۔

معتکفین مسجد اقصیٰ

۱ - مکرم چودھری محمد شریف صاحب گجراتی امیر معتکفین۔
۲ - 〃 فضل الرحمٰن صاحب درویش۔
۳ - 〃 غلام قادر صاحب درویش۔
۴ - 〃 حاجی خدا بخش صاحب 〃
۵ - 〃 چودھری نذیر احمد صاحب آف پونچھ۔
۶ - عزیز محمد یوسف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ
۷ - 〃 مظفر احمد صاحب ظفر 〃 〃 〃
۸ - 〃 محمد مقبول طاہر صاحب 〃 〃 〃
۹ - 〃 سید صباح الدین صاحب 〃 〃 〃
۱۰ - مکرم مشرف خان صاحب۔
۱۱ - مکرم محمود احمد صاحب سہگل آف کلکتہ۔
۱۲ - مکرم حافظ اللہ دین صاحب درویش۔

معتکفات مسجد اقصیٰ

۱ - مکرمہ النصر بیگم صاحبہ آف بنگلور (خوشدامن مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل)
۲ - 〃 امۃ الرحمٰن صاحبہ — اہلیہ مکرم چودھری محمد احمد خان صاحب۔
۳ - 〃 معراج سلطانہ صاحبہ — 〃 〃 چودھری بدر الدین صاحب عامل۔
۴ - 〃 امۃ الحفیظ صاحبہ — 〃 〃 ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر
۵ - 〃 زہرہ بیگم صاحبہ — 〃 〃 فضل الٰہی خان صاحب۔
۶ - 〃 حسنیٰ بیگم صاحبہ — 〃 〃 قریشی فضل حق صاحب۔
۷ - 〃 حلیمہ بیگم صاحبہ — 〃 〃 چودھری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں۔
۸ - 〃 زبیدہ بیگم صاحبہ — 〃 〃 عابد حسین صاحب مرحوم (والدہ خالد حسین صاحب)
۹ - 〃 ناصرہ بیگم صاحبہ — 〃 〃 مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی۔
۱۰ - 〃 بلقیس بیگم صاحبہ — 〃 〃 شیخ محمد ابراہیم صاحب۔
۱۱ - 〃 بشیر بیگم صاحبہ — 〃 〃 چودھری منظور احمد صاحب چیمہ۔

اشاعتِ اسلام کا عالمگیر منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے

گوٹے برگ (سویڈن) میں مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھا

قادیان ۲۸ر اگست۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ برقی پیغام لنڈن سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے نام یہ اطلاع ارسال کی ہے کہ مورخہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو سوا گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوٹے برگ (سویڈن) میں پُرسوز دعاؤں کے ساتھ احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ الحمد للہ۔

یہ وہ پہلی مسجد ہے جو صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت تعمیر کی جارہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اور یورپ کے سارے مبشرین کرام نے بھی اس تقریب میں حصہ لیا۔ یورپ کے تمام علاقوں کے نیز سکنڈے نیویا کے احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ لوکل پریس کے نمائندے بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔

عید فنڈ: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ جو عید کے موقع پر دیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی تمام رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری نامزد عہدیداران جماعت احمدیہ تریونڈرم (کیرالہ)

برائے یکم مئی ۱۹۷۵ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء

۱۔ صدر۔ مکرم زین الدین صاحب۔
۲۔ سیکرٹری مال۔ " کے۔ ایس۔ او۔ کنور محی الدین صاحب
۳۔ سیکرٹری تبلیغ و تربیت۔ " ڈاکٹر طارق احمد صاحب

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت ہائے احمدیہ کرناٹک کے لئے ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے گذشتہ سال کی طرح حیدر آباد سے سیدھی قادیان تک بوگی کا انتظام کرنا مقصود ہے۔ جو دوست اس بوگی میں سفر کرنا چاہتے ہیں وہ جلد از جلد خاکسار کو اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ مبلغ ۔/۱۸۰ روپے فی کس کے حساب سے رقم بھجوادیں تاکہ جلد سے جلد بوگی کے لئے ریلوے سے رابطہ قائم کیا جاسکے۔ یہ بوگی صرف کرناٹک کی جماعتوں کے لئے مثلاً تیماپور۔ دیودرگ۔ اوٹکور۔ شوراپور۔ مبلاہی۔ گلبرگہ۔ بنگلور۔ سورب۔ ساگر۔ شموگہ۔ ہُبلی۔ اور یادگیر کے لئے ہوگی۔ پس احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں۔

خاکسار: منظور احمد مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر
معرفت 399 بیڑی فیکٹری۔ یادگیر
پوسٹ آفس یادگیر۔ ضلع گلبرگہ۔
(کرناٹک)

پروگرام دورہ انسپکٹر وقفِ جدید

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کیرالہ و مدراس

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ و مدراس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم یو ابوبکر صاحب معلم وقفِ جدید کوڈالی مورخہ ۷۵-۱۰-۱۰ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ وقفِ جدید اور حصولِ وعدہ جات وقفِ جدید کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعت و احبابِ جماعت سے گذارش ہے کہ انسپکٹر صاحب وقفِ جدید سے وصولی چندہ وقفِ جدید وحصولِ وعدہ جات کے سلسلہ میں حسبِ سابق تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کوڈالی	-	-	۱۰ ۱۰/۷۵	کیرولائی	۲۷ ۱۰/۷۵	۱	۲۸
تریونڈرم	۱۱	½	۱۱	پہتہ پیریم	۲۸	۱	۲۹
کوٹار	۱۱	۱	۱۲	کالی کٹ	۲۹ ۱۰/۷۵	۳	۲ ۱۱/۷۵
سماتان کولم	۱۲	۱	۱۳	کوڈیا تھور	۲ ۱۱/۷۵	۱	۳
میلاپالیم	۱۳	۱	۱۴	کالیکٹ	۳	۱	۴
سشنکرن کوئل	۱۴	۱	۱۵	تیلی چری۔ بڑاگرا	۴	۱	۵
تریونڈرم	۱۵	۱	۱۶	کینانور۔ کڈلائی	۵	۲	۷
کروناگاپلی۔ آدی نلاڈ	۱۶	۴	۲۰	پینگاڈی	۷	۳	۱۰
ارناکولم	۲۰	۱	۲۱	موگرال۔ منجیشور	۱۰	۳	۱۳
آلہ پورم	۲۱	۱	۲۲	اُلّال بینگلور	۱۳	۱	۱۴
چیلاکرا	۲۲	۱	۲۳	مرکرہ۔ کوریاناڈ			
متار گھاٹ	۲۳	۱	۲۴	دنگور۔ ویراج پیٹ	۱۴	۳	۱۷
حریاکنجی۔ الانلور	۲۴	۳	۲۷	کوڈالی	۱۷ ۱۱/۷۵	-	-

درویش فنڈ میں حصہ ضرور لیجئے!

اگر حالات کی مجبوری کی وجہ سے آپ اپنے مخیر بھائیوں کی طرح ہزاروں اور سینکڑوں روپیہ درویش فنڈ میں نہیں دے سکتے تو صرف ۔/۱۲ روپے سالانہ ادا کرکے اس مقدس تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔ بلکہ کوشش کریں کہ آپ کے عزیزوں رشتہ داروں۔ بھائیوں اور دوستوں بلکہ حلقۂ احباب میں کوئی کمانے والا ایسا احمدی نہ رہ جائے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پرچہ دینی نصاب ۱۹۷۵ء

دینی نصاب "ختم نبوت کی حقیقت" کے پرچے (سوالنامہ) صدر صاحبان اور مبلغین کرام کے نام مقررہ تعداد میں بھجوائے جاچکے ہیں۔ اگر کسی جماعت میں پرچے نہ پہنچے ہوں تو دفتر دعوت و تبلیغ سے جلد منگوالیں۔ اور مقامی حالات کے مطابق کوئی مناسب تاریخ خود مقرر کرکے امتحان لے کر حل شدہ پرچے بھجوادیئے جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان